روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
خطبہ نمبر ۲۱
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۳۹/۷۴ | بدھ ۳۰ ذی قعدہ ۱۴۰۹ھ ۵ وفا ۱۳۶۸ ہش ۵ جولائی ۱۹۸۹ء | نمبر ۱۵۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لندن

زنجاب احمد

سیدنا و امامنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اہم خدماتِ دینیہ میں مصروف ہیں۔ صد سالہ جشنِ تشکر کے سال کے اعتبار سے حضور کی مصروفیات کئی گنا بڑھ چکی ہیں۔ اس میں ممالکِ غیر کے دوروں کی مصروفیات شامل ہو چکی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے ہمارے محبوب امام اور آقا کو اپنی تائید و نصرت سے نوازے اور حضور کے جملہ مقاصد عالیہ کو غیر معمولی کامیابی اور سرفرازی عطا کرے۔

خُطبہ عید الاضحیہ

مذاہب وہی زندہ رہتے ہیں جو دوسرے سے زبردستی قربانی لینے کی بجائے اپنی قربانی پیش کریں

واقفینِ زندگی کی صورت میں خدا تعالیٰ نے ذبحِ عظیم کی قربانی رائج فرما دی ہے

آج ہزارہا احمدی ایسے ہیں جنہوں نے اپنی تمناؤں کی گردنوں پر چھری پھیر دی ہے

اس حقیقت کو زندہ رکھیں تو صرف جماعت احمدیہ ہو گی جو حقیقی عید کی مستحق ہو گی

جماعت احمدیہ فجی کی تاریخ میں کسی امام جماعت احمدیہ کی موجودگی میں منائی جانیوالی پہلی عید الاضحیہ کے موقع پر خطبہ عید الاضحیہ

فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ بمقام بیت الاقصیٰ ناندی
(جزائر فجی) بتاریخ ۱۷ تبوک ۱۳۶۲ ہش بمطابق ۱۷ ستمبر ۱۹۸۳ء

خُطبہ کا متن شعبہ زود نویسی نے فراہم کیا ہے

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے قرآن کریم کی سورۃ الصّٰفّٰت آیت ۱۰۰ تا ۱۱۲ کی تلاوت فرمائی۔
اور پھر فرمایا:-

بنی نوع انسان کی تاریخ میں فقید المثال قربانی

قرآن کریم کی جن آیات کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے ان میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ گزرنے والا وہ واقعہ بیان ہوا ہے جس کی یاد میں ہزاروں سال سے لوگ عید مناتے چلے آ رہے ہیں۔

انسان کی یہ بدقسمتی ہے کہ وہ واقعات کی روح کو بھول جاتا ہے اور اُن کے بدن کو زندہ رکھنے کی کوشش کرتا ہے حالانکہ وہ بدن جن سے روحیں پرواز کر چکی ہوں وہ بدن لازماً گل سڑ جاتے ہیں اور دنیا کی کوئی طاقت پھر ان کو زندہ نہیں رکھ سکتی یہی وجہ ہے کہ وہ تمام مذہبی تہوار جن کی روحیں اُن سے جدا ہو گئیں ان کے بدن آج گلے سڑے لاشوں کی طرح ہمیں دکھائی دیتے ہیں ان سے زیادہ ان کی کوئی حقیقت نہیں رہی۔

یہ عید جسے ہم قربانیوں کی عید کے نام سے یاد کرتے ہیں ایسی عظیم الشان قربانی سے آغاز پاتی ہے، ایک ایسی عظیم الشان قربانی کے ذکر سے شروع ہوتی ہے کہ بنی نوع انسان کی تاریخ میں ایسی کوئی قربانی کبھی کسی کی طرف سے پیش نہیں کی گئی تھی۔ اور پھر ایسی قربانیوں پر جا کر ختم ہوتی ہے کہ تمام انسانی تاریخ میں اتنے وسیع پیمانہ پر اتنے عظیم الشان طریق پر اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے لئے دلوں کو خالص کرتے ہوئے کبھی کسی قوم نے قربانیاں پیش نہیں کی تھیں۔ لیکن اس عید کو اب جو شکل دی جا چکی ہے وہ اس سے زیادہ نہیں کہ کچھ جانوروں کی گردنوں پر چھریاں پھیری جائیں اور کچھ لوگ گوشت کھانے میں منہمک ہو جائیں اور کچھ اچھے کپڑے پہن لیں اور رحم آئے تو کچھ غرباء کو بھی بھجوا دیں ورنہ گوشت امراء کے گھروں میں ہی گھومتا پھرے اور ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسرے کے ساتھ دوستیوں کے تقاضے پورے ہوتے رہیں۔ اور خوب کھا کر اور اس رُوح سے کلیتہً بے نیاز ہو کر جو اس قربانی کے پیچھے کار فرما تھی انسان گویا جہاں تک ہو سکے دنیا کی لذتیں حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ یہ ہے اس عید کا خلاصہ جو آج کل منائی جاتی ہے۔

رضائے باری تعالیٰ کی عید

لیکن وہ عید جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منائی تھی وہ کچھ اور عید تھی وہ رضائے باری تعالیٰ کی عید تھی جس کے پیچھے ایک عظیم الشان قربانی کی رُوح کار فرما تھی۔ چنانچہ قرآن کریم اس عید کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ کو اللہ تعالیٰ نے ایک مبشر اولاد عطا فرمائی اور وہ بیٹا اس عمر کو پہنچا کہ اس کے ساتھ دوڑتا پھرے تو اس وقت ابراہیمؑ نے اپنے اس بچے کو جو چلنے پھرنے اور دوڑنے کی عمر کو پہنچ چکا تھا یعنی آٹھ دس سال کی عمر کا ہو چکا تھا ایک دن الگ لے جا کر ایک بات بتائی۔ ایک ایسی خواب کا ذکر کیا جو اس سے بہت پہلے وہ دیکھ چکا تھا لیکن وہ سمجھتا تھا۔ کہ اس بچے کی عمر ابھی اتنی نہیں ہوئی کہ اُسے اس خواب کے مضمون سے آگاہ کیا جا سکے۔ چنانچہ جب وہ اس قابل ہوا کہ غور کر سکے اور فکر کر سکے تو حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے کو الگ لے جا کر کہا کہ اے میرے بیٹے (جو لفظ استعمال کیا وہ۔ ناقل) بہت پیارے بیٹے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ جب باپ بڑے پیار سے اپنے بیٹے کو مخاطب کرتا ہے تو (اے میرے بیٹے۔ ناقل) کی جگہ (یوں) کہتا ہے کہ اے میرے بہت پیارے بیٹے) مَیں نے ایک عجیب خواب دیکھا ہے اور خواب یہ دیکھا ہے کہ مَیں تجھے ذبح کر رہا ہوں .... مجھے بتا کہ اس کے متعلق تیرا کیا خیال ہے؟ تُو کیا سمجھتا ہے کہ یہ کیسا خواب ہے۔ یہاں سوال کھُلا چھوڑ دیا گیا ہے۔ یہ نہیں پوچھا کہ کیا مَیں تجھے ذبح کر دوں یا نہ کروں بلکہ ایک کھُلا مشورہ مانگا جا رہا ہے کہ مجھے بتا کہ تیرا اس رؤیا کے متعلق کیا خیال ہے؟ ہو سکتا تھا یہ بچہ سُن کر کہتا کہ خوابوں کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا خدا جانے آپ نے کس حالت میں یہ خواب دیکھا ہے۔ جب تک یہ نہ پتہ چلے کہ اللہ تعالیٰ واقعی یہ بات چاہتا ہے ہم کیسے فیصلہ کر سکتے ہیں یہ بھی ایک جواب ہو سکتا تھا اور ایک یہ بھی جواب دیا جا سکتا تھا کہ خوابیں تعبیر طلب ہوتی ہیں اس لئے غور کریں میں بھی غور کرتا ہوں کہ اس خواب کی کیا تعبیر ہے۔ اور ایک یہ جواب بھی دیا جا سکتا تھا کہ خدا تعالیٰ ایسی خواب نہیں دکھا سکتا۔ اپنے محبوب بندے کو جس کو نبوت پر فائز کیا ہو۔ اس کو اس دُکھ میں مبتلا نہیں کر سکتا کہ وہ اپنے ہاتھوں سے اپنے بیٹے کو ذبح کرے۔ کئی قسم کے جواب ممکن تھے۔ لیکن یہ ذکر قرآنِ کریم نے اس لئے محفوظ کیا کہ آپ کو بتائے کہ خدا کے بندے کیسے عظیم الشان بندے ہوتے ہیں جو اگلی نسلوں کو بھی اپنے ہی رنگ میں رنگین کر دیتے ہیں، اتنی حیرت انگیز تربیت کرتے ہیں ان بچوں کی جن کو خدا کی راہ میں پیش کرنا ہوتا ہے کہ ادنیٰ سا سقم، ایک ذرا سی خامی بھی اُن میں باقی نہیں رہنے دیتے۔ اُس چھوٹی عمر کے بچے کا جواب حیرت انگیز ہے .... اے میرے ابا! جو آپ کو حکم دیا گیا وہی کیجئے ..... اگر اس لئے آپ پوچھ رہے ہیں کہ کہیں مَیں بے چین نہ ہو جاؤں، کہیں مَیں بے قرار نہ ہو جاؤں اور اس وجہ سے آپ اپنے فرض کو پورا نہ کر سکیں۔ (تو آپ دیکھیں گے ناقل)۔ کہ اے باپ! تو نے میری ایسی تربیت کی ہے کہ تُو مجھے یقیناً صبر کرنے والوں میں سے پائے گا۔

یہ ایک ایسا حیرت انگیز جواب ہے اور ایسی عظیم الشان قربانی ہے جو کبھی دنیا میں پیش نہیں کی گئی کہ ایک باپ اپنے پیارے بیٹے کو اور ایسے بیٹے کو جس کی پیدائش سے پہلے اس کی خوشخبری دی گئی تھی اپنے ہاتھوں سے ذبح کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور وہ بھی رؤیا کی بناء پر، کوئی واضح الہام بھی نہیں ہے اور یہ نہیں سوچتا کہ خدا نے تو مجھے کہا تھا کہ تجھے اولاد دینے والا ہوں تو یہ کیسے ممکن ہے کہ اس مبشر اولاد کو خود میرے ہاتھوں سے ذبح کروا دے۔ اور بیٹا بھی آگے سے کوئی حیل و حجت نہیں کرتا کوئی تعبیریں پیش نہیں کرتا۔ وہ کہتا ہے اے میرے باپ! میرا تو مزاج ہی ایسا بنایا گیا ہے کہ جو خدا کا حکم ہے اس کے آگے سرِ تسلیم خم کر دوں پس جو تجھے حکم دیا گیا ہے ویسا ہی کر تو مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائے گا۔

حضرت ابراہیمؑ کی آزمائش

ابھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آزمائش کا کچھ سفر باقی تھا اس موقعہ پر بھی اللہ تعالیٰ فرما سکتا تھا کہ ہاں تو نے اس رؤیا کو پورا کر دیا ہم تیرے دل پر نگاہ ڈال رہے۔ ہم تجھے صرف آزمانا چاہتے تھے۔ لیکن ابھی ایک منزل باقی تھی۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس حد تک بڑھنے کی توفیق عطا فرمائی ..... پھر جب حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسماعیل کو زمین پر اوندھے منہ لٹا دیا ...... (جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں ان کا مطلب ہے۔ ناقل) پیشانی کے بل لٹا دینا اس میں بھی بڑی حکمت ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق قرآن کریم کے ذکر سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت ہی نرم دل تھے اس لئے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر شاید آپ کے لئے ذبح کرنا مشکل ہوتا۔ عام باپ کے لئے تو یہ ناممکن نظر آتا ہے لیکن باوجود اتنے بڑے حوصلہ کے پھر بھی ایک نرم دل انسان کے لئے چہرہ دیکھتے ہوئے اپنے بیٹے کو ذبح کرنا بہت مشکل کام ہے اس لئے اُلٹا لٹایا تاکہ نہ اس بچے کو تکلیف پہنچے اور نہ مجھے زیادہ تکلیف پہنچے۔ اس وقت خدا تعالیٰ نے اُن کو پکارا اور فرمایا اے ابراہیمؑ! تُو نے اپنی رؤیا پوری کر دی .... اسی طرح ہم محسنین کو جزا دیا کرتے ہیں .... یہ تو ایک کھُلی کھُلی آزمائش تھی اب اب (اس) لفظ میں بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کردار پہ ایک بہت ہی پیاری روشنی ڈالی ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ یہ ایک چھپی ہوئی مخفی رؤیا ہے جس کو سمجھنے میں تم نے غلطی کی ہے فرمایا یہ تو ایک کھلی کھلی آزمائش تھی تم چاہتے تو یہ جان سکتے تھے کہ خدا تو مجھے آزما رہا ہے، یہ رؤیا ہے تعبیر طلب بات ہے، اس کے کچھ اور معنی ہیں۔ اتنی کھُلی بات کے باوجود بھی تم تقویٰ کی باریک راہوں پہ چلنے والے تھے کہ اس دُور کے خیال کی وجہ سے کہ شاید اصل نہ ہو تم پھر بھی قربانی کے لئے آمادہ ہو گئے۔

پس (ان الفاظ۔ ناقل) میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے کردار پہ ایک اور پہلو سے بہت ہی پیاری روشنی ڈالی ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ دیکھو تُو نے اپنی رؤیا تو پوری کر دی ہے۔ (رؤیا پوری کر دینے۔ ناقل) کا ایک اور معنیٰ بھی ہے وہ یہ نہیں ہے کہ تو نے اس کو اُلٹا لٹا کر ذبح کرنے پر آمادگی ظاہر کر کے اپنی رؤیا پوری کر دی بلکہ یہ معنیٰ ہے کہ .... تُو پہلے ہی رؤیا کو پورا کر چکا ہے اب دوبارہ کیا کرنے لگا ہے۔ جو اس کا مفہوم تھا وہ تو پورا ہو چکا۔ تجھے جو پیغام دیا گیا تھا اس پر تو عمل کر بیٹھا ہے، اب یہ کیا کرنے لگا ہے۔ اور یہ تو کھُلی آزمائش تھی کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں تھی کوئی مخفی چیز نہیں تھی جسے تو نہ سمجھ سکتا۔ تُو میرے پیغام کو سمجھ بھی گیا تھا اور اس کو پورا بھی کر دیا تھا لیکن عجیب ہے کہ اب ظاہری رنگ میں بھی پورا کرنے پر آمادہ ہو رہا ہے۔

یہ واقعہ نسبتاً تفصیل چاہتا ہے پھر آپ کو سمجھ آئے گی کہ اللہ تعالیٰ نے اس طرح کیوں کلام فرمایا۔ واقعہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب بیٹے کی بشارت دی گئی اور بیٹا پیدا ہوا تو اس زمانہ میں حضرت ہاجرہ حضرت سارہ کے ساتھ رہا کرتی تھیں جو ابراہیم علیہ السّلام کی پہلی بیوی تھیں اور ان کے اولاد نہیں تھی مبشر اولاد ہوئی تو اس پر حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے پیار کی خاص نظریں پڑنی شروع ہوئیں تو حضرت سارہ نے بہت زیادہ حسد محسوس کرنا شروع کیا۔ عورت ویسے ہی سوکن کو برداشت نہیں کر سکتی اوپر سے ایسی سوکن جس کی گود ہری ہو جائے اور گود بھی مبشر بیٹے سے جس کے متعلق عظیم الشان خوشخبریاں دی گئی تھیں۔ یہ حالات ان کے لئے ناقابلِ برداشت ہو گئے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ پہلے بھی انہوں نے حضرت ہاجرہ کو گھر سے نکال دیا تھا اور اس وقت بیابان میں ایک فرشتہ اُن پر ظاہر ہوا اور اس نے تسلّی دی اور بہت بڑی بڑی خوشخبریاں عطا کیں۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ رؤیا دکھائی گئی اور دوسری دفعہ پھر حضرت سارہ نے اصرار کیا کہ اس کو کہیں چھوڑ آؤ مَیں برداشت نہیں کر سکتی اس رؤیا کی تعبیر میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسّلام دراصل اپنی بیوی ہاجرہ اور بیٹے کو لے کر خانہ کعبہ کے منہدم شدہ آثار کے قریب چھوڑنے کے لئے گئے تھے۔ یعنی خانہ کعبہ کی تعمیر نو کا جو واقعہ ہے وہ دراصل اسی خواب کی تعبیر کے نتیجہ میں رونما ہوا ہے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فوراً اس خواب کو ظاہری طور پر پورا نہیں کیا بلکہ معنوی طور پر اُسی وقت پورا کر دیا۔ حضرت سارہ کا اصرار تھا کہ چھوڑ آؤ۔ اللہ تعالیٰ نے دکھایا کہ میں بیٹے کو ذبح کر رہا ہوں اور معلوم ہوتا ہے کچھ ایسی خوابیں بھی آ چکی تھیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ آپ خانہ کعبہ کو دوبارہ کھڑا کریں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وجود اس خانہ کعبہ کی تعمیر سے وابستہ ہے۔ ان ساری باتوں کے مدنظر آپ نے نہایت ہی حکیمانہ طریق پر اس خواب کو پورا کر دکھایا۔ اور اپنے بیٹے اور بیوی کو لے کر اس بے آباد جگہ میں چھوڑ گئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو واقعۃً ذبح کرنے کے مترادف تھا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی اس واقعہ کا ذکر فرمایا ہے اور بہت ہی دردناک طریق پر ذکر فرمایا ہے۔ پیاس کی وجہ سے بیٹا تڑپ رہا تھا اور ایڑیاں رگڑ رہا تھا اور حضرت ہاجرہ سے دیکھا نہیں جاتا بے چینی سے کبھی اس پہاڑی پر جاتی تھیں اور کبھی اس پہاڑی پر اور نظر دوڑاتی تھیں کہ خدا کی رحمت کس طرف سے آئے گی۔ ذبح کرنا اس سے زیادہ اور کیا ہوتا ہے کہ تپتے ہوئے صحرا میں جہاں دن کے وقت بعض دفعہ گرمی ۱۴۰ درجے تک پہنچ جاتی ہے وہاں بیٹے کو چھوڑ کر چلے جانا اور ان کے پاس کھانے کے لئے چند کھجوریں تھیں جو ختم ہو گئیں۔ پانی کا ایک مشکیزہ تھا جو ختم ہو گیا اور اس حالت میں بچہ تڑپ رہا تھا جب حضرت ہاجرہؑ نے فرشتے کی آواز سنی اور گھبرا کر دیکھا کہ یہ آواز کہاں سے آرہی ہے پھر پتہ لگا کہ جس طرف بچہ کی ٹانگیں تھیں اس جگہ سے آواز آرہی تھی اور دوڑ کر گئیں تو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وہاں پانی کا چشمہ بہہ رہا ہے۔

خواب کا اصل مفہوم

یہ وہ واقعہ ہے جس کے متعلق خدا تعالیٰ اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ کہ تو نے اپنی رؤیا پوری کر دی ہے جو خواب کا اصل مفہوم تھا۔ وہ یہی تھا کہ تو اسے ایک عظیم الشان رسول کی خاطر جو اس کی نسل سے پیدا ہونے والا ہے میری عبادت کے لئے بنائے جانے والے پہلے گھر کے قریب چھوڑ آ اور باوجود اس کے کہ وہاں اس کو تنہا چھوڑنا بغیر کسی سامان کے اسی طرح ہے جس طرح تو اپنے ہاتھوں سے بیٹے کو ذبح کر رہا ہو گا۔ پھر بھی ہم تمہیں حکم دیتے ہیں کہ قربانی کر، اس کے نتیجہ میں عظیم الشان نتائج پیدا ہوں گے۔ چنانچہ یہ رؤیا پوری کر چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ..... اب تو تیری جزا کا وقت آیا ہوا تھا۔ اب جب کہ بیٹا یہاں آباد ہو گیا۔ بڑا ہو گیا۔ تیرے ساتھ دوڑا پھرتا ہے یہ تو محسنین کی جزا کا دور شروع ہو چکا ہے تو پھر دوبارہ قربانی کے لئے آمادہ ہو گیا۔ یعنی اب اس کی نسل سے اللہ تعالیٰ اس رسول کو پیدا فرمائے گا، اس جگہ ایک شہر آباد ہو گیا ہے یہ تو ساری جزا ہے محسنین کی جو ہم ان کو دیا کرتے ہیں۔

ابراہیمی قربانی کی بنیادی حقیقت

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کردار کے اور بھی بعض باریک پہلو ہیں جو اس قربانی سے تعلق رکھتے ہیں اور یہاں بیان ہوئے ہیں۔ ایک یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دل ہمیشہ اللہ کے لئے کچھ نہ کچھ پیش کرنے کے لئے بلکہ سب کچھ پیش کرنے کے لئے تیار رہتا تھا لیکن اس کے باوجود جانتے تھے کہ ایک انسان کو اپنی قربانی پیش کرنے کا تو حق ہے دوسرے کی قربانی لینے کا کوئی حق نہیں۔ اور یہی وہ بنیادی حقیقت ہے جس کو بھول کر مذاہب تباہ ہو جاتے ہیں۔ مذاہب کا آغاز ہوتا ہے اپنی قربانی دینے سے نہ کہ زبردستی دوسرے کی قربانی لینے سے۔ یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس فعل میں یہ سبق بھی ملتا ہے کہ اپنی اولاد سے بھی زبردستی کسی کو قربانی لینے کا حق نہیں۔ ہر فرد آزاد پیدا ہوا ہے۔ اگر تم چاہتے ہو کہ خدا کی راہ میں تمہاری اولاد قربانیاں کرے تو اس پر بھی تم جبر نہیں کر سکتے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انتظار کیا کہ بیٹا بڑا ہو اور بات سمجھنے کے قابل ہو جائے اور فیصلہ کرنے کے لائق ہو جائے۔ پھر اس سے پوچھا کہ یہ میری رؤیا ہے اب تو بتا کہ تیرا کیا ارادہ ہے کیا کرنا چاہیئے۔ اتنی حیرت انگیز آزادئ ضمیر کا اظہار کیا ہے باپ تھے اور اللہ تعالیٰ کے نبی تھے۔ اگر چاہتے تو بغیر پوچھے اسے ذبح کر سکتے تھے لیکن آپ نے فرمایا نہیں میرا دل چاہتا ہے لیکن میرے بیٹے کی جان الگ ہے ہاں تربیت اس رنگ میں ضرور جو جواب آپ چاہتے تھے وہی جواب دے۔

دو بڑے گہرے سبق

پس اس واقعہ میں دو بڑے گہرے سبق ہیں جو ہمیشہ زندہ رہنے والے ہیں ایک یہ کہ مذاہب وہی زندہ رہیں گے جو اپنی قربانیاں پیش کرنے کے لئے تو آمادہ ہوں دوسروں کی زبردستی قربانیاں لینے کا دل میں خیال بھی نہ لائیں۔ اور بگڑے ہوئے زمانوں میں یہ بات ہمیشہ الٹ جاتی ہے بگڑے ہوئے مذاہب کو پہچاننا ہو تو اس حقیقت کو الٹا دیں، جو ابراہیمی حقیقت ہے، تو آپ کو بگڑے ہوئے مذاہب کی شکل نظر آجائے گی وہ اپنی قربانیاں پیش کرنے کے اہل نہیں رہتے لوگوں کے مال لوٹنے، لوگوں کی جانیں فنا کرنے، لوگوں کو ذبح کرنے کی تعلیم دینے اور گھروں کو آگ لگانے کی تعلیم دینے پر ہی ان کی تعلیم کا اکتفا ہوتا ہے یہی ان کے مذہب کا خلاصہ ہے گویا خود کچھ بھی خدا کی راہ میں پیش نہ کرو۔ لوگوں کے مال لوٹ لو اور وہ خدا کے حضور پیش کر دو تو گویا جنت کا آسان نسخہ ہے، اپنی جانیں خدا کی راہ میں پیش کرنے کی توفیق نہیں پاتے تو لوگوں کے گلے کاٹو خدا کے نام پر اور ان کو ذبح کر کے ان کے سر خدا کے حضور پیش کر دو۔ یہ ابراہیمی قربانی کا الٹ ہے جب مذہب بگڑتے ہیں تو اس وقت اس قسم کی قربانیاں نظر آرہی ہوتی ہیں اور جب مذاہب کا آغاز ہوتا ہے خصوصاً عظیم الشان مذاہب کا تو وہاں قربانیاں پیش کرنے والے آپ کو نظر آرہے ہوتے ہیں، لوگوں سے زبردستی قربانیاں لینے والے نظر نہیں آتے یہاں تک کہ باپ بھی اپنے بیٹے پر ہاتھ نہیں ڈالتا باوجود اس کے کہ وہ سب سے زیادہ اس پر حق رکھتا ہے اور یہ حقیقت ہمیشہ کے لئے طے ہو جاتی ہے کہ سوائے خدا تعالیٰ کے کسی جان پر کسی دوسرے کا حق نہیں ہے۔

پھر دوسرا سبق اس واقعہ میں ہمیں یہ ملتا ہے کہ وہ لوگ جو واقعۃً اللہ کی راہ میں مٹ جانا چاہتے ہیں فنا ہونا چاہتے ہیں اپنی زندگیاں اپنے اموال پیش کرنا چاہتے ہیں ان کے دل میں اتنی گہری سچائی ہوتی ہے اس حقیقت کے ساتھ اتنا اخلاص رکھتے ہیں کہ اپنی قربانی پیش کرنا کافی نہیں سمجھتے ان کے دل کی تمنا یہ ہوتی ہے کہ ان کی اولادیں بھی اس راہ میں فنا ہوتی رہیں اور اولادوں کی اولادیں بھی اسی راہ میں آگے بڑھتی رہیں اور قربانیاں پیش کرتی چلی جائیں اور قربانیوں کا یہ سلسلہ ختم ہی نہ ہو۔ یہ اُن لوگوں کی تمنا ہوتی ہے جو حقیقتاً اللہ سے پیار کرتے ہیں اور خدا کی راہ میں جان فدا کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے لئے اپنی اولاد کے لئے اور اولاد کی اولاد کے لئے دعائیں کرتے تھے کہ وہ قربانیاں دینے والے بنیں اور میرے نقش قدم پر چلیں اور ابراہیمی نقش قدم تھا کیا۔ بڑا واضح ہے اوّل سے آخر تک خدا کے لئے آگ میں کود پڑنا اور پرواہ نہ کرنا۔ جو کام خدا کے ہیں ان کو پورا کر دینا اور پھر بھی یہ تمنا باقی رہ جانا کہ شاید مَیں نے ابھی پورا نہیں کیا۔ ابھی تو اس کی تعبیر پوری کی ہے، اب اس کو من و عن پورا کروں گا تب میرے دل کو سکون ہو گا تو یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے خدا! میرے جیسے اور پیدا کر میری نسل میں سے اور بکثرت پیدا کر اور کرتا چلا جا اور اتنی حرص تھی آپؑ کی دعائیں کہ آپؑ یہ بھی دعا کیا کرتے تھے کہ اے خدا! میری ساری اولاد ایسی کر دے۔ یہاں تک کہ قبولیت کے وقت اللہ تعالیٰ کو یہ فرمانا پڑا ...... کہ ابراہیم مَیں تیری تمنا پر نظر رکھ رہا ہوں، مَیں تیری دعاؤں کو قبول کرتا ہوں لیکن ظالموں کو تیری دعائیں نہیں پہنچ سکیں گی۔ جس طرح قربانی کرنے والا آزاد ہے اسی طرح ظلم کرنے والا بھی آزاد ہے۔ ہر شخص کو خدا نے مختار بنا دیا ہے اس لئے جو شخص شوق کے ساتھ اور طوعی طور پر تیری نسل میں سے قربانیوں کے لئے آمادہ ہو گا اس کو ہم مقامات اور مرتبے عطا کریں گے۔ لیکن جو لوگ اس کیلئے آمادہ نہیں ہونگے ان کو ہم کچھ بھی عطا نہیں کریں گے۔

ابراہیمی قربانیوں کو دوبارہ زندہ کرنے کا وقت

پھر اس واقعہ سے ایک اور پہلو بھی روشن ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب لوگ یہ چاہتے ہیں کہ وہ اپنی اولاد خدا کے حضور پیش کریں تو تربیت بھی تو ویسی ہی کرتے ہیں، صرف منہ سے کہہ کر بات بھول نہیں جایا کرتے۔ چنانچہ اس کا اظہار ہمارے سامنے بھی کئی شکلوں میں ہوتا رہتا ہے۔ دراصل جماعت احمدیہ بھی اسی درخت کا پھل ہے جس کی جڑیں اس وقت خانہ کعبہ کے قریب پیوست کی گئیں جس وقت یہ قربانی پیش کی جارہی تھی۔ یہ وہی درخت ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظیم الشان قوم کی صورت میں ظاہر ہوا اور اس زمانہ میں اس درخت نے بے انتہا پھل دیئے۔ یہ وہی درخت ہے جس کی شاخوں پر قربانیوں کے حیرت انگیز پھل لگ رہے تھے ایسے پھل جو گنے نہیں جاتے تھے، ایسی مٹھاس تھی اُن میں ایسی خوشبو تھی کہ کبھی دنیا نے رُوحانی طور پر کسی ایسے پھل دار درخت کو نہیں دیکھا تھا نہ ایسے لذیذ ایسے خوشبودار ایسے دائم رہنے والے پھلوں کا کبھی نظارہ کیا تھا جیسا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانے میں اس ابراہیمی درخت کو پھل لگے تھے اور اب جب حضرت (بانئ سلسلہ۔ ناقل) کہتے ہیں کہ مَیں ابراہیم بھی ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو خوب یاد رکھیں کہ آپ کی صورت میں دوبارہ ابراہیمی قربانیوں کو زندہ کرنے کا وقت آگیا ہے۔ اُسی درخت کو دوبارہ خدا تعالیٰ نے ثمردار کردیا ہے جس نے ایک عرصہ کے بعد پھل دینا بند کردیا تھا اور ان تمام آیات میں جتنے پیغامات ہیں یہ ماضی کے ساتھ تعلق نہیں رکھتے یہ آپ کی ذات کے ساتھ بھی تعلق رکھتے ہیں اس حال کے ساتھ بھی تعلق رکھتے ہیں جس حال سے ہم گذر رہے ہیں اور احمدیت کے مستقبل کے ساتھ ہمیشہ تعلق رکھتے چلے جائیں گے۔ اس لئے ضروری ہے کہ آپ ان پیغامات کو خوب تفصیل سے سمجھیں۔ چنانچہ میں یہ بتا رہا تھا کہ اس واقعہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک یہ پیغام بھی دیا کہ جو لوگ واقعتہً خدا کی راہ میں اپنی اولاد کو پیش کرنا چاہتے ہیں ان کا کردار یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت ایسی کرتے ہیں کہ پھر زبردستی نہ ہونے کے باوجود وہ خود اپنے آپ کو پیش کرنے کے لئے بے قرار ہو جایا کریں۔

واقفین زندگی اور قربانی کی روح

چنانچہ ہم نے جو تجربے کئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے ایسے واقفین ہیں جنہوں نے اپنی اولادوں کو وقف کیا اور پھر ان کی اچھی تربیت کی ان کے اندر یہ رُوح پھونکی بچپن سے ان کے کانوں میں یہ بات ڈالی کہ زندگی کی اصل حقیقت قربانی ہے باقی سب تو یونہی موت کا دوسرا نام ہے چنانچہ جب وہ بڑے ہوئے تو انہوں نے اپنے والدین کے عہد کو پورا کیا اور تا مرگ وہ اپنے عہد پر قائم رہے۔ اس کے برعکس کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو خواہش رکھتے ہیں لیکن کچھ عرصہ کے بعد ان کی طرف سے اس قسم کے خطوط ملنے لگ جاتے ہیں کہ ہم بہت بے قرار اور بے چین ہیں۔ ہم چاہتے تو یہ ہیں کہ ہمارے بچے" واقف زندگی بنیں۔ ہم نے بچپن سے ان کو وقف کیا ہوا تھا لیکن اب یہ جوان ہوگئے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہم وقف میں نہیں جانا چاہتے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ اس معاملہ میں بے اختیار ہیں۔ چنانچہ بعض دفعہ ایسے والدین بلک کر بے اختیار زار وقطار رونے لگے۔ یہاں تک کہ روتے روتے ان کی ہچکیاں بندھ گئیں کہ ہمارا کیا حال ہے کہ اولاد کو وقف کیا تھا۔ خواہش تھی کہ اولاد بڑی ہوگی دین کیلئے قربانیاں پیش کرے گی ہمارے دلوں کو تسکین پہنچے گی لیکن یہ اب بڑے ہوکر اس بات سے منکر ہوگئے ہیں ابھی حالیہ دورے میں سنگاپور میں بھی ایسے دوست مجھے ملے جنہوں نے ابھی آدھی بات کی تھی تو ان کا روتے روتے بُرا حال ہوگیا۔ میں نے سمجھا پتہ نہیں کون سا غم ہے کہ جو اس قدر ناقابل برداشت ہو رہا ہے آخر پر انہوں نے یہ بتایا کہ میں نے پہلے ایک بیٹا وقف کیا وہ جب بڑا ہوا تو وہ پھر گیا، پھر میں نے دوسرا بیٹا وقف کیا وہ بڑا ہوا پھر وہ بھی پھر گیا اور اب مجھ سے یہ غم برداشت نہیں ہوتا۔ اب ایک تیسرا بیٹا ہے دعا کریں اللہ تعالیٰ اس کو توفیق عطا فرمائے اور بڑا ہو کر واقف زندگی بنے۔ پس ان کے دل کی تمنا تو بہت مخلصانہ تھی اس میں کوئی شک نہیں لیکن ابراہیمی قربانی سے انہوں نے یہ سبق نہیں سیکھا کہ جب پورے اخلاص سے اولاد کو وقف کرو تو پھر بچپن سے ہی اسکی طرف پوری توجہ بھی دو۔ اس کی تربیت ایسی ہو کہ بڑے ہو کر اگر اس کو یہ کہو کہ آؤ میں تمہاری گردن کاٹتا ہوں تو وہ کہے ہاں۔ اے ابا ضرور۔ ایسا کرو کیونکہ خدا کا حکم ہے کہ ایسا کرو۔

جماعت احمدیہ کے ذریعہ عظیم الشان جانی قربانی کا احیاء

جب تک جماعت احمدیہ اپنے اندر یہ روح پیدا نہیں کرتی اور ایک نسل کے بعد دوسری نسل خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار نہیں ہو جاتی اس وقت تک حقیقت میں ہمارے درخت وجود کو ابراہیمی صفت کے پھل نہیں لگ سکتے۔ نہ لگ سکنے کی بات تو میں محاورۃً کہہ رہا ہوں ورنہ حقیقت یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت (بانی سلسلہ۔ ناقل) کو تمثیلی طور پر ابراہیم قرار دیا تو واقعتہً ایک عظیم الشان واقفین کی نسل پیدا کرنے کی بھی توفیق بخشی۔ اور آج ہزارہا لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اپنی تمناؤں کی گردنوں پر چھری پھیر دی ہے اور ذبحِ عظیم کا جو ذکر قرآن کریم میں ملتا ہے وہ یہی ذبحِ عظیم ہے

بعض لوگ غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ (اس آیت۔ ناقل) کا مطلب صرف اتنا ہے کہ ابراہیم ہم نے تمہیں کیسی اچھی جزا دی کہ ایک مینڈھا تمہیں پکڑا دیا جن قوموں کے تصور بگڑ جائیں۔ جو دنیا دار بن جائیں ان کی تعبیر بھی ایسی ہی ہونے لگ جاتی ہے کہ بیٹے کی قربانی تو معمولی چیز تھی یہ اصل مینڈھے کی قربانی ہے جو خدا تعالیٰ چاہتا تھا (اللہ اپنی پناہ میں رکھے۔ ناقل) اس سے ہرگز یہ مراد نہیں تھی۔ مراد یہ تھی کہ ذبحِ عظیم تو وہ تھا جو تم کر چکے ہو۔ ایک دفعہ گردن پر چھری پھیرنا تو کوئی چیز نہیں ہے جو ساری زندگی کے لئے اپنی اولاد کی ساری تمنائیں قربان کر بیٹھا ہو جیسے وہ تپتے ہوئے صحرا میں چھوڑ آیا ہو جہاں تڑپ تڑپ کر اور ایڑیاں رگڑ رگڑ کر جان دینے کے سوا اور کچھ نہ ہو اور پھر اپنی بیوی کو پیچھے چھوڑ آیا ہو جو اپنے بیٹے کی قربانی کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھے کہ پیاس کی وجہ سے بلک بلک کر بچے کے ہونٹ خشک ہو رہے ہوں اور اس حالت میں وہ اسے جان دیتے دیکھ رہی ہو یہ ہے وہ عظیم قربانی جس کا اللہ تعالیٰ ذکر فرما رہا ہے کہ ذبحِ عظیم کے ذریعہ ہم نے تمہاری رؤیا پوری کردی ہے اور آئندہ بھی ہونے والی ہے یہ ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے جو جاری رہے گا اور تم یہ سمجھ رہے ہو کہ میں نے ابھی تک خواب پورا نہیں کیا۔

ذبحِ عظیم کی اصلی روح کو مدنظر رکھیں

پس ذبحِ عظیم ہرگز وہ مینڈھا یا بچھڑا نہیں تھا یا بائبل میں لکھا ہوا ہے کہ وہ مینڈھا تھا جس کے سینگ جھاڑیوں میں پھنس گئے تھے اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ذبح کرنے کیلئے پکڑ لیا تھا وہ تو ٹھیک ہے ظاہری طور پر اللہ نے ضرور ایسا فرمایا ہوگا لیکن نہ وہ ذبحِ عظیم تھا نہ جو بکرے ذبح کئے جاتے ہیں یہ ذبحِ عظیم ہے۔ اگر ذبحِ عظیم کی روح کو آپ نے بھلا دیا تو بے شک کروڑوں بکرے بھی آپ ذبح کرتے چلے جائیں آپ ذبحِ عظیم کی بات پوری کرنے والے نہیں بن سکیں گے۔ ذبحِ عظیم تو وہی ہوتا ہے جو دلوں کا ذبح ہو رہا ہوتا ہے ذبحِ عظیم تو وہ ہوتا ہے جو انسان ہمیشہ کے لئے اپنے آپ کو وقف کرتا ہے اور اپنی ساری تمنائیں کسی اور کے ہاتھوں میں پکڑا دیتا ہے۔ اپنے سارے حقوق اپنے ہاتھوں سے تلف کر دیتا ہے اور کہتا ہے جماعت جہاں چاہے جس طرح چاہے خدا کی راہ میں کام لے۔ خواہ میں بیوی بچوں کے ساتھ رہوں خواہ میں ان کے بغیر رہوں۔ خواہ جہاں میں جاؤں وہاں لوگ میری عزت کریں یا مجھے ذلیل کرنے کی کوشش کریں۔ جس طرح چاہے دنیا مجھ سے سلوک کرے مگر میں جو خدا کے نام پر آگے بڑھ چکا ہوں اس سے میں پیچھے نہیں ہٹوں گا۔ اور زندگی بھر پیچھے نہیں ہٹوں گا۔ یہ ہے ذبحِ عظیم جس کی طرف حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قربانیاں اشارہ کررہی ہیں۔ اور یہ ہے ذبحِ عظیم جسے دنیا نے سب سے شان کے ساتھ آج حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں دیکھا اور جس کا آج حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے زمانہ میں اعادہ ہوا ہے۔ پس اگر آپ اس تعبیر کو سمجھ لیں اور اس حقیقت کو زندہ رکھیں تو پھر دنیا میں صرف ایک ہی جماعت ہوگی جو سچی عید منانے کی مستحق ہوگی اور وہ جماعت احمدیہ ہوگی ــ باقی سارے تو بکرے ذبح کر کر کے گوشت کھا رہے ہوں گے اور آپ اللہ کی رضا حاصل کر رہے ہوں گے۔ خدا کے پیار کی نظریں آپ پر پڑ رہی ہوں گی۔ آپ اس عید کے مستحق بنائے جائیں گے جو ابراہیم کی عید تھی۔ جس کا انجام خدا تعالیٰ نے یوں بتایا.... کہ اے میرے بندے آج تیری عید ہے کیونکہ عرش کا خدا تجھ پر سلام بھیج رہا ہے اور قیامت تک جب تک انسان باقی رہیں گے تجھ پر سلام بھیجتے رہیں گے۔

پس اس پہلو سے اس عید کو ہمیشہ کے لئے زندہ رکھنا جماعتِ احمدیہ کے سپرد ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہمیشہ ایک نسل پر نہیں بلکہ ایک نسل کے بعد اگلی نسل پر پھر اس سے اگلی نسل پر بھی ہم قربانیوں کو کامل کرتے چلے جائیں اور قربانیاں دینے کے باوجود بھی اس ابراہیمی روح کا مظاہرہ کریں اور اس تکبر میں مبتلا نہ ہو جائیں کہ ہم نے قربانیاں دے دیں بلکہ اس عاجزی کا تمنکار رہیں کہ سب کچھ دیا ہے لیکن تمنا پوری نہیں ہوئی۔ ہو سکتا ہے ابھی بھی کچھ باقی رہ گیا ہو۔ اس پہلو سے بھی پورا کروں اس پہلو سے بھی پورا کروں۔ یہ ہے ابراہیمی روح جو خدا کو پیاری تھی جس کی وجہ سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا نام زندہ رکھا گیا اور ہمیشہ ہمیش کے لئے نسلیں اس پر سلام بھیجتی رہیں گی خدا کرے کہ ہمیں اس عید کو ہمیشہ اس کی کامل زندگی کی روح کے ساتھ منانے کی توفیق عطا ہوتی رہے ۔۔۔۔۔

جماعت احمدیہ فجی کے لئے ایک تاریخی عید

خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا ۔

جماعت احمدیہ ناندی کے لئے اس لحاظ سے یہ ایک تاریخی دن ہے کہ حضرت اقدس (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ۔ ناقل) کے وصال کے بعد آج تک کبھی کسی (امام جماعت احمدیہ ۔ ناقل) کو موقع نہیں ملا تھا اور خدا تعالیٰ کی تقدیر میں یہ نہیں تھا کہ وہ فجی آ سکے اور اب پہلی مرتبہ احمدیت کی تاریخ میں یہ واقعہ ہوا ہے اور فجی کے سفر کا آغاز ناندی سے ہوا ہے اور خدا تعالیٰ نے فضل بھی فرمایا کہ عید کا مبارک دن بھی ناندی میں منانے کی توفیق عطا ہوئی ۔

پس یہ ایک تاریخی عید ہے اس پہلو سے کہ (امام جماعت احمدیہ ۔ ناقل) ناندی میں احباب کے ساتھ عید منا رہا ہے اس لئے میں آپ کو اس طرف توجہ دلا رہا ہوں کہ اس عید پر میں نے آپ کو جو پیغام دیا ہے اس کو یاد رکھیں ۔ یہ آپ کی پوری زندگی کا پیغام ہے ۔ اگر آپ نے (امام جماعت ۔ ناقل) کے وجود کے ساتھ خالی عید منالی اور اس پیغام کو بھول گئے تو پھر یہ خدا کی نظر میں عید نہیں ہوگی ۔ عید تو تبھی عید بنے گی ۔ جب آپ اپنے بچے اسی ابراہیمی روح کے ساتھ اللہ کے حضور پیش کرنے کا عہد کریں گے اور ان کی اچھی تربیت کریں گے ۔ اور یہ فیصلہ کریں گے کہ جب تک ہم کم از کم سارے فجی کو احمدیت کے نور سے منور نہ کر دیں اس وقت تک ہم چین نہیں لیں گے ۔ آج آپ یہ فیصلہ کر لیں اور اپنے دلوں میں قربانی کے ارادے مضبوط کر لیں اور پھر آپ کا بعد کا عمل ان ارادوں کو سچا کر دکھائے تو یہ ہے وہ حقیقی عید جو اللہ نے چاہا تو ۔ ناقل) آپ کا ساتھ نہیں چھوڑے گی ۔ عام عید خواہ کتنی بڑی تاریخی عید ہو یہ آج آئی اور کل سے ماضی بننا شروع ہو جائے گی لیکن جس عید کی میں بات کر رہا ہوں یہ تو آپ کی اولادوں میں بھی جاری رہے گی ۔

پس آج جس عید کا میں فجی میں بیج بو رہا ہوں کوشش کریں کہ اس کا پھل آپ کو ہمیشہ ہمیش عطا ہوتا رہے ۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو ۔

واقفینِ نو

عمر دراز طیب ابن حمید احمد صاحب دار الیمن ربوہ

عمیر عظیم ابن طاہر احمد ظفر صاحب دار الیمن وسطی ربوہ

خبریں

● بھارت نے پاکستان کو تجویز دی ہے کہ اگر سیکیورٹی فورسز کو پاکستانی سرحد عبور کر کے دہشت گردوں کا تعاقب کرنے کی اجازت دی جائے تو پاکستان کو بھی ایسی ہی اجازت دی جا سکتی ہے اس طرح سرحدوں کی نگرانی کا کام آسان ہو جائے گا ۔

★ حج کے دن قریب آنے کے ساتھ ہی ایران اور سعودی عرب کے درمیان پھر محاذ آرائی شروع ہو گئی ہے ۔ سعودی عرب نے کہا ہے کہ فریضہ حج کی ادائیگی کے دوران کوئی گڑبڑ برداشت نہیں کی جائے گی ۔ جبکہ ایران نے اعلان کیا ہے کہ وہ حج کے موقع پر آئے ہوئے دنیا بھر کے مسلمانوں کے سامنے اپنا عالمی مؤقف ضرور پیش کرے گا ۔

☛ وفاقی حکومت نے اضافی گرانٹ کے لئے صوبوں کا مطالبہ مسترد کر دیا صوبوں کو کہا گیا ہے کہ وہ اپنے اخراجات کم کر کے اپنی ضرورتیں پوری کریں ۔

★ بھارت نے سری لنکا کے اصرار کے باوجود کہ فوجیں اس کے ملک سے نکال لی جائیں بجائے فوجیں نکالنے کے مزید ساڑھے تین ہزار فوج سری لنکا میں اتار دی ہے ۔

● سعودی عرب میں ۲۵ پاکستانی انتقال کر گئے ان کے ناموں کا اعلان کر دیا گیا ہے کہا گیا ہے کہ یہ حاجی طبعی طور پر فوت ہوئے ہیں

☛ کلاشنکوف سے مسلح ڈاکوؤں نے ملتان میں نیشنل بینک کی ویگن لوٹ لی اور ۱۸ لاکھ روپے لے کر فرار ہو گئے ۔ ڈسکہ میں ہیڈ مسٹرس کے گھر میں ڈاکہ ڈالنے والے ڈاکو سونے کے زیورات ، قیمتی اشیاء اور کار لے کر فرار ہو گئے کراچی سے سکھر آنے والی سکھر ایکسپریس کو ڈاکوؤں نے لوٹ لیا ۔

★ اسلامی جمہوری اتحاد کے رہنما چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے سربراہ حاکم علی زرداری ان کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈہ کر رہے ہیں انہوں نے کہا کہ میں اپنے اثاثوں کی تحقیقات ہائی کورٹ کے جج سے کرانے کو تیار ہوں ۔ اس کے جواب میں حاکم علی زرداری نے کہا ہے کہ اگر فیصلہ آپ کے حق ہوا تو میں اپنی نشست چھوڑ دوں گا ۔ اسی طرح اسلامی اتحاد کے دیگر لیڈروں نے قانونی چارہ جوئی کے لئے وکلاء سے مشورہ شروع کر دیا ہے ۔ اسی طرح چوہدری نذیر احمد رحیل اصغر اور انور سیف اللہ نے حاکم زرداری کے بیانات کی تردید کی ہے اتفاق گروپ نے اپنے بیان میں زرداری خاندان پر الزامات لگائے ہیں ۔

★ وفاقی وزیر میر باز خان کھیتران نے کہا ہے کہ شیعہ سنی فسادات میں جنرل ضیاء الحق کے ملوث ہونے کا ثبوت مل گیا ہے مزید چھان بین کروائی جا رہی ہے ۔

☛ ضیاء الحق کے دور میں قرضے معاف کروانے والوں کے نام جاری کر دیئے گئے ۔ بیشتر افراد کا تعلق حکومت کی مخالف سیاسی پارٹیوں سے ہے

● عارف الحسینی کے قتل کے ملزم سینیٹر ہاشم خان کو اشتہاری ملزم قرار دے دیا گیا ہے

★ ماہرین موسمیات نے کہا ہے کہ اس سال زیادہ بارشیں ہوں گی اس دفعہ مون سون کا موسم ایک ہفتہ قبل شروع ہو گیا ہے ۔

● افغان مجاہدین نے ۱۰ سالہ گوریلا جنگ ختم کرنے کے لئے یاسر عرفات کی تجویز منظور کر لی ہے کابل میں روسی سفیر نے اس سے اتفاق رائے کا اظہار کر دیا ہے ۔ یہ بات افغانستان میں فلسطینی نمائندے ابو خالد نے بتائی ہے ۔

★ وزیر اعظم سیکرٹریٹ راولپنڈی سے سندھ ہاؤس اسلام آباد میں منتقل کر دیا گیا ہے ۔ وزیر اعظم نے نئے سیکرٹریٹ میں کام شروع کر دیا ہے ۔

☛ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو برطانیہ اور فرانس کے دورے پر بدھ کو روانہ ہوں گی ۔

● اطلاعات و نشریات کے وزیر مسٹر جاوید جبار نے کہا ہے کہ آج بھی اخباروں کو سرکاری اشتہارات اشاعت کی بنیاد پر جاری کئے جا رہے ہیں سب سے زیادہ اشتہارات جنگ کو ۸۸ لاکھ روپے اور دوسرے نمبر پر نوائے وقت کو ۴۲ لاکھ روپے کے ملے ہیں ۔

"وقفِ نو" کے متعلق ضروری ہدایت

جو والدین وقف کے متعلق خط حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھیں وہ مندرجہ ذیل کوائف ضرور درج کیا کریں ۔

۱ ۔ اپنا نام اور پورا پتہ
۲ ۔ بچے کی والدہ کا نام
۳ ۔ بچے کا پورا نام
۴ ۔ بچے کی تاریخ پیدائش
۵ ۔ موجودہ اور مستقل پتہ

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر : مسعود احمد ، پرنٹر : قاضی منیر احمد ، مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی ربوہ ، قیمت : ایک روپیہ پچاس پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

حضرت میاں روشن دین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ:

آپ نے حضرت فضل عمر کی ایک تحریر ارسال فرمائی ہے جس کا عنوان ہے۔ "ہماری کامیابی ہمارے طالب علموں کے ہاتھ میں ہے" حضور نے اس تحریر میں نوجوانوں کو توجہ دلائی ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں۔ نیز حضور نے فرمایا ہے کہ دنیا میں اعداد و شمار کا مقابلہ ذہانت ہی کر سکتی ہے اور کہ اگر ہمارے نوجوان اچھی طرح محنت کریں اور کوشش کریں اور اعلیٰ قابلیتیں پیدا کرلیں تو ہم تھوڑے ہو کر بھی کامیاب ہو سکتے ہیں۔ پس ہماری کامیابی ہمارے طالب علموں کے ہاتھ میں ہے۔

(محترم میاں صاحب! اس تحریر کے بھجوانے کا شکریہ)۔

ایک صاحب لاہور سے لکھتے ہیں۔ میں شکر گزار ہوں کہ آپ نے میرا پچھلا خط شائع کر دیا ہے۔ کل میں اور مکرم سعید احمد اعجاز صاحب آپ کی تخلیقات کی مقدار اور معیار پر بات کر رہے تھے کہ بڑی زوردار تحریر ہے اور ایسا لگتا ہے کہ علم و فن کا دریا بہہ رہا ہے

(محترم! میں آپ کا اور مکرم سعید احمد صاحب اعجاز کا تہہ دل سے ممنون ہوں۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ حضور انور نے اس عاجز کو سلسلہ کے ایک نہایت ذمہ دار ادارہ (الفضل) سے منسلک فرمایا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ میری کمزوریوں کو دور فرمائے اور مجھے اس بات کی توفیق دے کہ میں صحیح معنوں میں جماعت کی مقبول خدمت کر سکوں۔ آپ کی غزل مل گئی ہے عنقریب اشاعت پذیر ہوگی)۔

محترمہ نصرت جہاں صاحبہ (معرفت چوہدری احسان اللہ صاحب گورایہ ایڈووکیٹ ڈسکہ)

آپ نے ہمیں جو ربوہ میں رہائش پذیر ہیں خوش نصیب کہا ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہمیں یہاں رہائش کی توفیق ملی ہوئی ہے۔ آپ کے سلام کا تحفہ میں اس کالم کے ذریعے تمام قارئین تک پہنچاتا ہوں۔ آپ نے لکھا ہے۔ "جب سے الفضل بندش کے بعد دوبارہ جاری ہوا ہے۔ الفضل کی تو کایا ہی پلٹ گئی ہے۔ الفضل اتنا دلچسپ اور معلوماتی ہو گیا ہے کہ بس کیا کہیے۔ اداریہ، نظم، سیاحت، اخلاقی مضامین، غرض روح کی پاتال تک کو سیراب کر دیا ہے آپ کے لئے دل سے دعائیں نکلتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ بیش از بیش برکات عطا کرتا چلا جائے"۔

آپ نے حضور انور کی مرکز سے دوری اور ہم سب کی حضور سے جدائی کا ذکر کیا ہے۔

یہ تپش ہر دل میں موجود ہے، اور ہم سب کی یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا فرمائے کہ حضور جلد از جلد ہم میں واپس تشریف لا سکیں۔ آپ نے لکھا ہے کہ "میں نہ تو ادیبہ ہوں نہ شاعرہ بس کئی دنوں سے چاہ رہی تھی کہ آپ کو اتنی خدمت کے لئے دلی مبارکباد دوں۔ سب سے بڑھ کر خوشی تو اس بات کی ہے کہ پیارے آقا نے آپ کو مبارکباد دی ہے۔ وہ ہم سب قارئین کی دلی دھڑکن ہے جو حضور انور نے آپ کو مبارکباد کی شکل میں دی ہے۔ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ آپ کے دل کو نوروں سے بھر دے اور ذہن کو مزید کھول کر چلا بخشتا چلا جائے"۔

آپ نے اس خط کے بعد مزید خطوط بھی لکھنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ میں آپ کے خطوط کا منتظر رہوں گا۔)

محترم چوہدری غلام اللہ صاحب لاہور کا خط تو کسی قدر طویل ہے۔ بعض باتوں کی طرف آپ نے توجہ دلائی ہے ایک تراشہ بھی بھیجا ہے۔ یہ تراشہ انگریزی اخبار مسلم ۲۲ جون ۱۹۸۹ء کا ہے۔ میں اس تراشے کو اردو میں ڈھال کر الفضل میں شائع کر رہا ہوں۔

آپ کا پہلا فقرہ میرے لئے بڑی حوصلہ افزائی کا باعث ہوا۔ اور وہ تھا۔ "میں آپ کو شاباش دیتا ہوں" میں آپ کی شاباش کو وصول کرتے ہوئے دلی راحت محسوس کرتا ہوں۔

مکرم عبدالغفار صاحب ڈار راولپنڈی۔

ہمارے دیرینہ اور دلی دوست ہیں آپ نے اپنے ایک سابقہ خط کا ذکر کیا ہے اور حضرت عبدالرحمٰن خادم کے بارے میں ایک نذرانہ عقیدت منظوم جو بھیجا تھا اس کی رسید مانگی ہے (نظم ڈار صاحب کی نہیں کسی اور کی ہے) آپ نے لکھا ہے کہ آجکل روزنامہ الفضل میں حالاتِ حاضرہ سے مناسبت رکھنے والی چیزیں شائع ہو رہی ہیں۔ جنہیں نہایت دلچسپی کے ساتھ پڑھا جاتا ہے آپ کا بہت بہت شکریہ"۔

آئندہ آپ نے مضمون بھجوانے کا ارادہ ظاہر فرمایا ہے۔ ادارہ الفضل آپ کے مضامین کا منتظر رہیگا۔

مکرم ابرار احمد صاحب سکندر کراچی نے لکھا ہے۔

حضور انور کی نظم "ہم آن ملیں گے متوالو" پڑھی۔ عجیب سی خوشی اور غم کی کیفیت طاری ہوگئی۔ میں نے بھی اس نظم کو پڑھ کر چند اشعار کہے ہیں۔ آپ کی خدمت میں بھجوا رہا ہوں۔

ابرار احمد صاحب نے اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ ہمارے نوجوانوں کو اپنے سلسلے کے متعلق پوری پوری واقفیت حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ عقائد کے متعلق بھی اور جماعتی کارکردگی کے متعلق بھی تاکہ وہ پوری طرح سے آگاہ رہیں۔ کہ احمدیت کیا ہے اور دنیا میں کیا کام کر رہی ہے۔ اس سے کس طرح لوگوں کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔

مکرم قاضی نذر محمد صاحب گوجرانوالہ۔ الفضل میں ایک شائع شدہ نظم کے متعلق لکھتے ہیں کہ اس نظم نے ہمارے دلوں کی صحیح ترجمانی کی ہے جیسا کہ دیگر متعدد نظمیں بھی کرتی ہیں۔ میں آپ کو ایسی جامع اور خوبصورت نظم کہنے پر مبارکباد دیتا ہوں میں کس کس مصرع پر دادِ تحسین پیش کروں۔ آپ نے تو خوبصورت موتیوں کے ڈھیر لگا دیئے ہیں۔

محترم قاضی صاحب! آپ سے درخواست ہے کہ الفضل کے لئے اور الفضل میں شائع ہونے والی نظموں اور مضامین لکھنے والوں کے لئے دعا کرتے رہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق دے کہ ہم حقیقی معنوں میں جماعت کی خدمت کر سکیں۔

(نسیم سیفی)

چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔

(کشتی نوح)

پتہ درکار ہے

نظارت بہشتی مقبرہ کو مندرجہ ذیل موصیوں کے موجودہ ایڈریس درکار ہیں۔

۱۔ مکرمہ نعیمہ خاتون صاحبہ زوجہ مکرم میاں محمد عبداللہ صاحب سابقہ سکونت مکان نمبر ۱۵۸/۶

۲۔ مکرم منصور احمد صاحب وصیت نمبر ۱۶۰۸۷ ۱۱۸ سی یونٹ نمبر ۶ لطیف آباد حیدر آباد سندھ

۳۔ مکرم چوہدری رحمت خان صاحب ولد مکرم چوہدری غلام قادر صاحب وصیت نمبر ۹۳۳۳ ساکن کوٹ باجوہ ضلع سیالکوٹ

۴۔ مکرم حاجی محمد صاحب ولد مکرم شیخ غلام فرید صاحب وصیت نمبر ۵۰۶۶ ساکن اوکاڑہ۔

۵۔ مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب ولد مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب وصیت نمبر ۵۰۷۹ سابقہ ایڈریس ایبٹ آباد۔

۶۔ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ شیخ عبدالخالق صاحب وصیت نمبر ۵۵۳۷ ساکن ۶۹/۹ جیکب لائن کراچی۔

۷۔ محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یامین صاحب وصیت نمبر ۱۸۶ قوم ارائیں پیشہ بوٹ سازی ساکن قادیان

۸۔ مکرمہ کلثوم بیگم صاحبہ زوجہ غلام محمد صاحب وصیت نمبر ۱۹۵۵ ربوہ

۹۔ مکرم محمد عبدالستار لیکچرار اسسٹنٹ ولد محمد عبدالصمد وصیت نمبر ۱۹۸۹۷ آف ربوہ۔

۱۰۔ مکرم مرزا محمد اسمٰعیل صاحب ولد مکرم مرزا فیض محمد صاحب قوم مغل خواجہ زادہ وصیت نمبر ۵۴۲۸ ساکن کوٹلی مغلاں ریاست کپور تھلہ۔

۱۱۔ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ بنت سید حافظ عبدالمجید صاحب وصیت نمبر ۵۴۱۱ ۲۰-C ماڈل ٹاؤن لاہور۔

۱۲۔ محترمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ محمد ارجمند صاحب وصیت نمبر ۵۱۳۸ ساکن سیالکوٹ۔

تصحیح

روزنامہ الفضل ۲۹ جون ۱۹۸۹ء کے کالم "آپ کا خط ملا" میں مکرم پروفیسر ملک مسعود احمد صاحب ایم۔ اے کا نام غلطی سے پروفیسر ملک مسعود اختر ایم اے شائع ہوگیا ہے قارئین الفضل اسکی تصحیح فرمالیں۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمد ندیم قاسمی

ہمارے سائنسدان بیرونی ممالک میں کیوں رہیں

ہم نے تو یہ تک سنا ہے کہ ہماری تعلیم گاہوں اور دانش گاہوں میں سائنس کے جو نصاب پڑھائے جا رہے ہیں، ان میں شامل کتابیں کب کی بے معنی اور اغلاط سے پُر قرار دی جا چکی ہیں۔ سائنس ہر پل تغیر پذیر اور ترقی پذیر ہے مگر ہم فزکس وغیرہ کے پرانے نصاب رٹائے جا رہے ہیں۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس افواہ میں کتنی صداقت ہے لیکن اگر اس افواہ کا ایک فی صد حصہ بھی درست ہے تو یہ ہمارے لئے مقام ماتم ہے۔ پھر جب ہماری دانش گاہوں میں سائنسی ریسرچ کے لئے قائم لیبارٹریاں ویران رہتی ہیں اور ہمارے نوجوانوں کا بیشتر وقت کلاشنکوفیں حاصل کرنے اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے اور اس کے باوجود اپنے سیاسی لیڈروں سے شرافت و نجابت کے سرٹیفکیٹ حاصل کرنے میں صرف ہو جاتا ہے تو وہ سائنسی تحقیق کی طرف خاک توجہ دیں۔ انہیں تو مطلب ڈگریاں حاصل کرنے سے ہے، ملک کو ترقی یافتگی کی شاہراہ پر گامزن کرنا ان کے منصوبہ حیات میں شامل نہیں رہا ... یا نہیں رہنے دیا گیا۔

یہ بات بھی نہیں کہ ہمارے ہاں اعلیٰ پائے کے سائنس دانوں اور ٹیکنالوجسٹوں کی کمی ہے۔ ان میں سے بعض عالمی شہرت رکھتے ہیں مگر وہ بیرون ملک جانے پر مجبور رہیں کیونکہ اندرون ملک ان کی اہلیت اور قابلیت سے استفادہ کرنے کا نہ ماحول ہے نہ موقع ہے۔ مثال کے طور پر ڈاکٹر عبدالسلام ہیں جو نوبل انعام یافتہ ہیں اور جو قابلِ رشک عالمی شہرت کے مالک ہیں۔ وہ عقیدے کے لحاظ سے احمدی ہیں مگر ان کی احمدیت ان کے علم طبیعات پر کیسے اثر انداز ہو سکتی ہے اور ان کا عقیدہ ایٹم کی کارفرمائیوں اور سیاروں کی گردشوں کو کیسے اپنا ہدف بنا سکتا ہے۔ سائنس دان۔ سنی ہو، شیعہ ہو، دیوبندی ہو، بریلوی ہو، چکڑالوی ہو، احمدی ہو، پارسی ہو، بدھ ہو، ہندو ہو، کسی بھی مذہب اور کسی بھی عقیدے کا ہو سائنس کی حد تک اول و آخر سائنس دان ہی ہوتا ہے اور ہمیں اپنے وطن کے ایک قابل فخر فرزند کی حیثیت سے ان کی قدر کرنی چاہیئے۔ اور ان کے سائنسی علم سے بیش از بیش مستفید ہونا چاہیئے۔ اسی طرح ڈاکٹر سعید درانی ہیں جو برمنگھم یونیورسٹی میں فزکس کے استاد ہیں اور جوہر کے امکانات کے سلسلے میں بڑا وسیع علم رکھتے ہیں۔ آخر وہ برمنگھم میں کیوں پڑھائیں۔ کراچی یا لاہور یا پشاور یا کوئٹہ میں کیوں تعلیم نہ دیں۔ اسی طرح ہمارے متعدد ایسے صاحبانِ علم و فراست ہیں جو باہر کے ملکوں میں رہنے پر مجبور ہیں۔ ہم نے ان کے لئے کوئی سہولت پیدا نہیں کی سہولت تو ایک طرف ہم نے تو اپنے آس پاس سائنٹفک ماحول تک قائم نہیں ہونے دیا اور ہماری ۹۵ فیصد آبادی کا یہ عالم ہے کہ اگر انہیں بتایا جائے کہ انسان چاند پر سے ہو آیا ہے، تو ہنستے ہنستے ان کے پیٹ میں بل پڑ جاتے ہیں۔

(روزنامہ جنگ لاہور ۲۸ جون ۱۹۸۹ء)

توسیع اشاعت الفضل

مکرمہ نسرین آمنہ صاحبہ صدر لجنہ ککی نو ضلع جھنگ نے توسیع اشاعت الفضل میں مبلغ پچاس ۵۰ روپے ادا کرتے ہوئے درخواست کی ہے کہ انہیں بعض مشکلات اور پریشانیاں لاحق ہیں۔ دعا کریں کہ مولا کریم اپنے فضل سے دور فرمائے نیز والدِ محترم کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

بخل اور ایمان دونوں ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔

درخواستِ دعا

• ـ مکرم جناب قیس مینائی صاحب آف کراچی بوجہ پیرانہ سالی بیمار ہیں۔ بلغم بہت تنگ کرتا ہے۔ ہرنیا کی تکلیف بھی ہے اس وجہ سے لیٹ نہیں سکتے

• ـ مکرم میجر ریٹائرڈ سید محمود احمد شاہ صاحب (آف کراچی) کو سائیکل سے گر جانے کے باعث فریکچر ہو گیا ہے اور ابھی تک چلنا شروع نہیں کیا۔

احباب جماعت سے مذکورہ افراد کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز احباب ان احمدی طلباء و طالبات کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں جنہوں نے مختلف امتحانات دیئے ہوئے ہیں۔

تقریب شادی

خاکسار کی بچی منصورہ مبارک کا نکاح مکرم لطیف احمد صاحب ابن بشیر احمد صاحب محلہ دارالعلوم غربی ربوہ کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۱۶/۶/۸۹ بروز جمعۃ المبارک بیت الذکر ترگڑی میں مکرم شبیر احمد صاحب ثاقب مربی سلسلہ احمدیہ نے پڑھا اور دعا کروائی۔ اسی دن تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اور مربی صاحب موصوف نے ہی رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا کروائی

احباب کرام سے رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے اور مثمر بثمرات ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ مبارک احمد ظفر صدر جماعت احمدیہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرّحیم جیولرز
پروپرائٹر: سید شوکت علی اینڈ سنز
سابق پارٹنر الرؤف جیولرز
پتہ: خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی
فون: ۶۲۹۴۴۲

نرینہ اولاد سے محروم
بے اولاد / اٹھراء / سوکھا
گرمی / گیس کا علاج کرنیوالے
۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰
فون نمبر ۷۴۸۴۴ - ۴۴۳۱ - ۷۶۴۹۷
زیر نگرانی حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان
برانچیں
ربوہ۔ اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس
ملتان۔ نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
چوک قلعہ کالر والا۔ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
کراچی۔ محمود آباد ۳۔ نزد شبلینہ ڈاکخانہ
(خواتین کے لئے انتظام کے ساتھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دانت مت نکلوائیے۔

دانت اچھے تو صحت اچھی

دانت درد کا فوری علاج۔ دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنے اور مسوڑھوں سے خون آنے کا علاج کیا جاتا ہے۔

ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں۔ دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔

شریف ڈینٹل کلینک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون نمبر ۵۴۳

ربوہ میں آپکے جیولرز
پاک گولڈ سمتھ
میاں عبدالمنان ناصر
ولد میاں عبدالسلام
عقب جمال بیکری ربوہ
فون: ۶۴۶، رہائش ۵۴۹، فون ۵۵۰

بیکری، کنفکشنری، شربت، آئس کریم
سوڈا واٹر، چاولوں اور کھانوں کیلئے
ایس کے اے کیمیکلز فیصل آباد کے
• فوڈ کلرز • اور ایسنس ہمیشہ استعمال کریں
سول ڈسٹری بیوٹرز
SI SKA A
داؤد ٹریڈرز
گول صابن والا
فیصل آباد
فون: ۲۳۲۵۸

ہر قسم کا کاغذ، بکس بورڈ، گتہ
بارعایت خریدنے
کیلئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
فون ۶۳۸۴۹ / فون ۵۲۶۶۷
مقبول پیپر مارٹ
گنپت روڈ۔ لاہور
رہائش: سی۔۹۔۱ ماڈل ٹاؤن ۸۵۸۹۱۱
پروپرائیٹر: ملک عبداللطیف ستکوہی

پرانی پیچیدہ اور ضدی
امراض کے
جرمن ادویات سے کامیاب علاج کیلئے
پتہ یاد رکھیں
شاہ ہومیوپیتھک سٹور ربوہ
رحمت بازار۔

حنیف ہومیوپیتھک کلینک
۱۷۶، بینک سکوائر مارکیٹ نزد شیزان بیکری
ماڈل ٹاؤن لاہور
اوقات کار۔ ہر اتوار سے جمعرات صبح ۱۰ بجے سے ایک بجے تک
اور شام ۶ بجے سے ۸½ بجے تک
ہر جمعہ کو صرف صبح ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک، شام کو دواخانہ بند رہا کریگا
ہر ہفتہ کے دن صبح دواخانہ بند رہا کرے گا۔
لیکن شام ۶ بجے سے ۸½ بجے تک کھلا ہوگا۔
خاکسار۔ ہومیوپیتھک ڈاکٹر شیخ محمد حنیف
آف کوئٹہ حال لاہور

— مرکز احمدیت میں سب سے —
— قدیم اور بااعتماد ادارہ —
احباب کی خدمت میں پیش پیش
احمد سٹیلیٹس
ربوہ۔ پاکستان
فون نمبر ۵۲۵

اشتہارات کے بارے میں ایک ضروری گزارش

ادارہ الفضل اپنے قارئین کیلئے مشتہرین کے اشتہارات شائع کرتا ہے لیکن یہ امر احباب کو پوری توجہ سے نوٹ فرما لینا چاہیئے کہ الفضل میں اشتہار کی اشاعت ہرگز کسی کی ضمانت نہیں۔ اصولی طور پر اخبارات میں جو اشتہارات شائع ہوتے ہیں ادارہ ان کا کبھی بھی ذمہ دار نہیں ہوتا۔ جملہ احباب اپنے کاروباری معاملات اپنی سمجھ بوجھ اور صوابدید پر طے فرمایا کریں۔ (مینیجر الفضل)

راحت جان — تبخیر معدہ کی محبوب دوا — قیمت -/۱۴
نزلہ، زکام اور کھانسی کیلئے **شربت صدر** — قیمت -/۶
تریاق معدہ — خرابیٔ ہاضمہ کا مؤثر علاج — قیمت -/۱۴
بواسیر کا شافی علاج **تریاق بواسیر** — قیمت -/۱۵
روشن کاجل — آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے — قیمت -/۵
خون اور پیپ کو روکتا ہے **اکسیر پائیوریا** — قیمت -/۱۰
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)
گولبازار۔ ربوہ۔ پوسٹ بکس نمبر ۶۰
فون نمبر ۶۳۴

بیماری نہیں چھوڑتی؟
۱۔ ٹیسٹوں اور ایکسرے وغیرہ سے تشخیص نہ ہوسکے
۲۔ دوائیں چند دن کے لعد بے اثر ہو جائیں
۳۔ طبیعت دواؤں کو برداشت نہ کر سکے
۴۔ مریض خطرناک آپریشن سے ڈرتا ہو یا
۵۔ ایک سے زیادہ متضاد بیماریاں اکٹھی ہوں تو ....؟
ان مسائل کا حل کیور یٹو لٹریچر میں ملے گا۔
-/۳ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر یا کیوریٹو سٹاکسٹوں سے طلب کریں، ڈاکٹرز کیلئے فری
کیوریٹو میڈیسن کمپنی (شعبہ اشاعت) گولبازار ربوہ
فون۔ سیلز ۷۷۱ / کلینک ۶۰۶ / رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷

خضاب سے نجات اور بالوں کی حفاظت کیلئے
پیرانک شیمپو استعمال کیجئے
قیمت -/۲۹ روپے
اپنے کپڑوں کی صفائی اور حفاظت کیلئے
پیرانک واشنگ پاؤڈر استعمال کیجئے
قیمت -/۲۴ روپے فی کلو
اپنے قریبی دکاندار سے طلب فرمائیں
پوسٹ بکس ۴۱ ربوہ
پیرانک کیمیکلز

ہمارے ہاں سنگل فیز موٹریں، پنکھے
ڈونکی پمپ ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے۔
رشید الیکٹرک سٹور
ریلوے روڈ۔ ربوہ

ہر گھر کی پسند
رحمت سویاں
تیار کردہ
نعمت کرامت گول صابن والا
فون: پی پی ۲۳۲۵۸ فیصل آباد

قدیمی۔ اولین شہرۂ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ
فون نمبر ۷۳۹۹۷
برانچیں
• کراچی۔ فون ۴۱۳۲۵۱
• لاہور۔ 1-D-۳ گلشن راوی
• ملتان۔ چوک جان محمد، معصوم شاہ روڈ
• منڈی بہاؤالدین، بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
• رحیم یار خاں، فون ۴۷۹۹
• ربوہ اقصیٰ چوک کالج روڈ فون ۵۵۸

تریاق سل

شربت خانہ ساز — کھانسی، دمہ اور ورم انفی کیلئے بے حد مفید شربت — دائمی نزلہ

اکسیر سعال (کیپسول) — کھانسی نزلہ اور زکام کیلئے از حد مفید

امساکی — مردانہ طاقت کی مشہور عالم دوا

معجون مقوی رحم — کمزوری رحم، ورم رحم کو دور کرتا ہے

معجون فوفل — سیلان الرحم کی تکلیف سے بچانے والی دوا

خدمت میں پیش پیش
جدید **دواخانہ خدمت خلق** گولبازار ربوہ
فون ۶۵۹